روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 20 مئی 2009ء 24 جمادی الاول 1430 ہجری 20 ہجرت 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 111

سکینت نازل ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جو شخص حصول علم کی خاطر سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور کوئی بھی گروہ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کی تلاوت اور پڑھنے سننے کیلئے نہیں بیٹھتا مگر ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی خاص مجلس میں فرماتا ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر حدیث نمبر:4867)

پروگرام جلسہ سالانہ قادیان

27,26,25 مئی 2009ء (پیر، منگل، بدھ)

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 25، 26، 27 مئی 2009ء بروز پیر، منگل، بدھ منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر مورخہ 27 مئی 2009ء کو شام پانچ بجے لندن سے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر Live ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت جلسہ سالانہ قادیان سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

25 مئی 2009ء بروز سوموار

پہلا اجلاس:

زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

8:30 بجے صبح پرچم کشائی

8:45 تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ

9:00 نظم

9:15 صدارتی خطاب

9:30 تقریر بعنوان خلافت احمدیہ کے ذریعہ توحید کا قیام
محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

10:00 نظم

10:15 تقریر بعنوان سیرت آنحضرت ﷺ احترام انسانیت کی روشنی میں
محترم مولانا محمد عمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان

10:45 تعارفی تقاریر

دوسرا اجلاس:

زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس کارپرداز قادیان

5:30 تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ

5:45 نظم

6:00 تقریر بعنوان جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کے عقائد
محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

6:30 نظم

6:45 تقریر بعنوان عالم اسلام کے مسائل اور ان کا حل
محترم مولانا محمد کلیم خان صاحب مربی سلسلہ بنگلور

7:15 نظم

7:30 تقریر بعنوان خلافت کا نظام اس کی حقیقت و ضرورت
محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید قادیان

8:00 تعارفی تقاریر

26 مئی 2009ء بروز منگل

پہلا اجلاس:

زیر صدارت محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر مال آمد قادیان

8:30 تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ

8:45 نظم

9:00 تقریر بعنوان خلافت خامسہ کے مبارک دور میں خدائی تائیدات کا نزول
محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان

9:30 نظم

9:45 تقریر بعنوان سیرت حضرت مسیح موعود اور آپ کے کارنامے
محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

10:15 نظم

10:30 تعارفی تقاریر

دوسرا اجلاس:

5:30 تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ

5:45 نظم

6:00 تقریر بعنوان منکرین خلافت کا انجام
محترم مولانا سید کلیم الدین صاحب مربی انچارج دہلی

6:30 نظم

6:45 تقریر بعنوان خلافت احمدیہ کی سوسالہ ترقی پر ایک نظر
محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن

باقی صفحہ 8 پر

خطبات امام کی اہمیت

علمی معیار میں اضافہ کے لئے mta پر خلیفہ وقت کے پروگرامز دیکھنا اور بالخصوص خطبات براہ راست سننا ضروری ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ 31 مئی 1991ء از الفضل 23 ستمبر 1991ء)

پس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات خود بھی سنیں اور بچوں کو بھی سنائیں۔ مجالس عرفان باقاعدہ بچوں کو سنوائی جائیں۔ ذیلی تنظیمیں اور امراء اس طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(از سفارشات مجلس مشاورت 2009ء)

(مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

- مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب، آرتھوپیڈک سرجن معائنہ مریضان آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور
- مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ معائنہ مریضان زبیدہ بانی ونگ
- مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر معائنہ مریضان ایڈمنسٹریشن بلاک

تینوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 24 مئی 2009ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب صبح 10 بجے کے بعد مریض دیکھیں گے۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمت سے استفادہ کے لئے قبل از وقت پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایک ماں کا خود سے مکالمہ

یہ نظم ان لوگوں کے نام ہے جو دوسروں کی بیٹیاں بیاہ کرلانے کے بعد ان کی قدر نہیں کرتے اور ان کی ماؤں کو دکھوں کے گہرے سمندر میں دھکیل دیتے ہیں۔اس نظم کا محرک بہت سی ماؤں اور بیٹیوں کی گھٹی ہوئی سسکیاں ہیں۔ **(ارشاد عرشی ملک)**

بہت سی بیٹیاں سسرال میں جیتی ہیں مر مر کے
اور ان کی ماؤں کا جیون بسر ہوتا ہے ڈر ڈر کے

انہیں کا حال کہنا ہے مجھے خونِ جگر کر کے
سو یہ اشعار لکھے ہیں قلم اشکوں میں تر کر کے

ہیں ان کے نام جو نازک دلوں پر وار کرتے ہیں
جو رشتوں کے تقدس کو سدا مسمار کرتے ہیں

مری بیٹی! ترے چہرے پہ کچھ افسردگی سی ہے
ہے پھیکی سی ہنسی تیری اور آنکھوں میں نمی سی ہے

بظاہر مسکراہٹ ہے مگر کچھ ظاہری سی ہے
زباں خاموش لیکن بات کوئی ان کہی سی ہے

نہ شوخی ہے، نہ چنچل پن، نہ چہرے پر اُجالا ہے
نگاہوں میں اداسی ہے لبوں پر چپ کا تالا ہے

خدا سے التجا کرتی ہوں یہ سب وہم ہو میرا
مرے دل کو یونہی بے کار اندیشوں نے ہو گھیرا

ترے سسرال میں پیاری ہر اک ہو قدرداں تیرا
ترے دل میں ہمیشہ کی طرح خوشیوں کا ہو ڈیرا

مگر آنکھوں میں تیری جب نمی سی دیکھتی ہوں میں
نظر تیری بچا کر اپنی آنکھیں پونچھتی ہوں میں

اکیلی بیٹھ کر بیتے دنوں کو یاد کرتی ہوں
میں سُونے دل میں یادوں کا نگر آباد کرتی ہوں

اسی حیلے سے تسکین دل ناشاد کرتی ہوں
اور اپنے واسطے اک مشغلہ ایجاد کرتی ہوں

مرے چاروں طرف بکھری ترے بچپن کی تصویریں
جکڑ لیتی ہیں سوچوں کو گئے لمحوں کی زنجیریں

مری بانہوں میں اے ننھی پری جس روز تو آئی
خدائے پاک کی رحمت کی بدلی گھر پہ تھی چھائی

سعادت تیرے دم سے میں نے ماں ہونے کی جب پائی
بڑھا رتبہ مرا ، جنت مرے قدموں تلے آئی

تو اک ننھے فرشتے کی طرح معصوم صورت تھی
کوئی پوچھے مرے دل سے تو کتنی خوبصورت تھی

تری کلکاریوں نے سُونے گھر کو زندگی بخشی
مری جاں کیا بتاؤں تو نے مجھ کو کیا خوشی بخشی

چکھایا ذائقہ ممتا کا مجھ کو تازگی بخشی
مرے جذبوں کو سہلایا مجھے آسودگی بخشی

لہو میں سنسناہٹ تھی رواں اشکوں کا دھارا تھا
مجھے جب تو نے پہلی بار ماں کہہ کر پکارا تھا

وہ تیری توتلی باتیں ترا فقروں کو دھرانا
میری سینڈل پہن کر سارے گھر میں گھومتے جانا

دوپٹوں کی مرے ساڑی پہن کر خوب اترانا
کبھی تو مان لینا اور کبھی ہر بات منوانا

تری نادانیاں تیری شرارت یاد آتی ہے
تیری معصومیت تیری جسارت یاد آتی ہے

وہ تیرا ڈولتے قدموں سے چلنا یاد آتا ہے
مجھے گرنا ترا گر کر سنبھلنا یاد آتا ہے

کبھی وہ گود میں چڑھنا پھسلنا یاد آتا ہے
کبھی ابو کی بانہوں میں مچلنا یاد آتا ہے

مری جاں کس قدر نازوں سے میں نے تجھ کو پالا تھا
بہت نازک تھی تو ہر گام پر تجھ کو سنبھالا تھا

ترا اسکول سے آ کر مجھے ہر بات بتلانا
جو ٹیچر نے بنایا ہاتھ پر اسٹار دکھلانا

ترا پھر شام تک اس ہاتھ کو دھونے سے کترانا
مرے اصرار پر وہ روٹھ کر کمرے میں چھپ جانا

اچانک آ کے پھر میرے گلے میں جھول جاتی تھی
تری کومل ہنسی سن کر میں ہر دکھ بھول جاتی تھی

ترا گڑیا کی وہ شادی رچانا یاد آتا ہے
میرے ہمراہ پھر زردہ پکانا یاد آتا ہے

بوقت رخصتی رونا رلانا یاد آتا ہے
وہ گڈے والوں کو لڑ کر بھگانا یاد آتا ہے

لڑکپن کی انوکھی مستیاں میں کس طرح بھولوں
وہ تیرا بھولپن وہ شوخیاں میں کس طرح بھولوں

تو رونق تھی مرے گھر کی میری آنکھوں کی بینائی
تو نغمہ تھا میرے دل کا مرے کانوں کی شنوائی

غرض بیتے کئی موسم جوانی کی بہار آئی
ترے اندر چھپی ساری لیاقت سامنے لائی

وہ تمغے جیتنا اسناد پانا یاد ہے مجھ کو
ترا ہر امتحان میں فرسٹ آنا یاد ہے مجھ کو

ترے کالج کے دن مجھ کو برابر یاد آتے ہیں
تری صبحوں، تری شاموں کے منظر یاد آتے ہیں

ترے بازار کے دن رات چکر یاد آتے ہیں
تری سب دوستوں کے نام اکثر یاد آتے ہیں

وہ تیرا فون پر سکھیوں سے پہروں گفتگو کرنا
وہ تیرے قہقہے وہ شوخیاں وہ ہاؤ ھُو کرنا

پھر آخر ایک مشکل فیصلہ کرنا پڑا مجھ کو
جدائی کا تیری پھر حوصلہ کرنا پڑا مجھ کو

خود اپنے ہاتھ سے تجھ کو وداع کرنا پڑا مجھ کو
کہوں کیا ماس سے ناخن جدا کرنا پڑا مجھ کو

جدا ہونا ہی بیٹی کا مقدر ہے سو کیا کرتی
یہ سنت ہے پیمبر کی سو لازم تھا ادا کرتی

کیا تھا جب تجھے رخصت بہت ہی سوگواری تھی
جدائی کی گھڑی تیری شکستہ ماں پہ بھاری تھی

خوشی بھی تھی مگر ہمراہ اس کے بے قراری تھی
نئے رشتے مبارک ہوں دعا ہونٹوں پہ جاری تھی

پر اب تیری اداسی میرے دل پر زخم کاری ہے
مرے بس میں نہیں کچھ بھی عجب بے اختیاری ہے

سہا جاتا نہیں ہے مجھ سے اب تیرا غم پنہاں
تجھے نو ماہ میں نے پیٹ میں رکھا ہے میری جاں

تیری ہر ہر ادا کی خوب میرے دل کو ہے پہچاں
یونہی رسمی ہنسی سے مجھ کو بہلانا نہیں آساں

ڈراتی ہے تری افسردگی میں سو نہیں سکتی
ستم اس پر کہ تیرے سامنے میں رو نہیں سکتی

تجھے تو غمزدہ لوگوں کو بہلانا بھی آتا تھا
تجھے محفل کی رونق بن کے چھا جانا بھی آتا تھا

سنا کر شاعری جذبوں کو مہکانا بھی آتا تھا
دلائل دے کے اپنی بات منوانا بھی آتا تھا

تو بلبل کی طرح وہ چہچہانا بھول بیٹھی ہے
وہ ہنسنا بولنا ملنا ملانا بھول بیٹھی ہے

نہ تجھ سے کچھ بھی پوچھے گی نگاہ آشنا میری
تجھے تو علم ہے عادت ہے تسلیم و رضا میری

حصارِ عافیت میں تجھ کو لے لے گی دعا میری
خدا ہی میرا مونس ہے سنے گا التجا میری

دعائے نیم شب کو ہی عطا ہوتی ہیں تاثیریں
دلِ مظلوم کی آہیں تو ساتوں آسماں چیریں

تیرے سسرال میں اے کاش تیری قدردانی ہو
تیرا شوہر تجھے چاہے تو اس کے دل کی رانی ہو

نہ یاد آئے کبھی میکے کی ایسی شادمانی ہو
خدا کا فضل ہو دائم خدا کی مہربانی ہو

جو تیرا حال ہے وہ اپنے مولا کو سنا بیٹی
میں تجھ سے کچھ نہ پوچھوں گی مجھے کچھ نہ بتا بیٹی

مجھے معلوم ہے غصے کو تو غم میں سموتی ہے
سلگتے غم سے پھر اشکوں کی اک مالا پروتی ہے

یہی مالا گلے میں ڈال کر آنچل بھگوتی ہے
سیاہ تاریک راتوں میں بہت چھپ چھپ کے روتی ہے

سہام اللیل کا نسخہ بہت اکسیر ہے پیاری
بہت پیارا خدا کو نالۂ شب گیر ہے پیاری

بہت سی ماؤں کے دل کا یہ حال زار لکھا ہے
پرانا درد ہے پر میں نے پہلی بار لکھا ہے

بہت تفصیل سے حالِ دل بیمار لکھا ہے
اثر اس میں نہیں عرشی تو پھر بیکار لکھا ہے

نصیحت ہے کسی ماں کے شکستہ دل سے مت کھیلو
اور اس کی بے بسی کو ظلم کے بیلن میں مت بیلو

بہت سی بیٹیاں سسرال میں جیتی ہیں مر مر کے
اور ان کی ماؤں کا جیون بسر ہوتا ہے ڈر ڈر کے

انہیں کا حال کہنا ہے مجھے خون جگر کر کے
سو یہ اشعار لکھے ہیں قلم کو خوں میں تر کر کے

ہیں ان کے نام جو جذبوں کو بھی مسمار کرتے ہیں
لبادہ پارسائی کا پہن کر وار کرتے ہیں

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

سچ اپنانے کی اہمیت اور افادیت

سچائی نیکی کی طرف اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے

1989ء میں جب جماعت اپنی پہلی صدی ختم کر کے دوسری صدی میں داخل ہو رہی تھی تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو بعد میں جماعت احمدیہ میں ''پانچ بنیادی اخلاق'' کے عنوان سے مشہور ہوا اور ان پانچ بنیادی اخلاق میں سے پہلا خلق جس کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنائے رکھنے کی تلقین ہمارے آقا نے فرمائی تھی وہ سچ کی عادت ہی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام میں پیش نظر رکھنے چاہئیں ان پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بناء ڈال دیں اور سب سے زیادہ توجہ ان اخلاق کی طرف کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا کیونکہ آج کی جماعت احمدیہ اگر ان پانچ اخلاق پر قائم ہو جائے اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے اور ان کی اولادوں کے متعلق بھی یہ یقین ہو جائے کہ یہ بھی آئندہ انہیں اخلاق کی نگران اور محافظ بنی رہیں گی اور ان اخلاق کی روشنی دوسروں تک پھیلاتی رہیں گی اور پہنچاتی رہیں گی تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم امن کی حالت میں اپنی جان دے سکتے ہیں، سکون کے ساتھ اپنی جان، جان آفرین کے سپرد کر سکتے ہیں اور یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کئے تھے ہم نے جہاں تک ہمیں توفیق ملی ان کو سرانجام دیا۔

(دوماہی مشکوٰۃ قادیان مارچ اپریل 1990ء ص 12,11)

جہاں تک سچ کی عادت کا تعلق ہے اس ضمن میں حضور نے اپنے خطبہ میں احباب کو یوں توجہ دلائی تھی۔

''سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے۔ آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے اس میں خرابی کا سب سے بڑا عنصر جھوٹ ہے مجھے تو اس وقت جماعت احمدیہ کے اندر دلچسپی ہے اور جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے اپنے بعض خطبات میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے سچ بولنا بھی مختلف درجات سے تعلق رکھتا ہے اور مختلف مراحل سے تعلق رکھتا ہے اور کم سچا اور زیادہ سچا اور اس سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ سچا، اتنے بیشمار مراحل ہیں سچ کے بھی کہ ان کو طے کرنا بالآخر نبوت تک پہنچا دیتا ہے اور صدیق کے مرحلے سے آگے خدا تعالیٰ نے سچائی کا جو مقام تجویز فرمایا ہے اس کو نبوت کہا جاتا ہے ایسا سچا کہ جس کا کوئی پہلو بھی جھوٹ کی ملونی اپنے اندر نہ رکھتا ہو لیکن یہ ہیں بڑے اور اونچے اور بلند منصوبے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کئے ہیں...... یہ یقین رکھیں کہ سچ کے بغیر کسی اعلیٰ قدر کی، کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں ہے اس لئے جماعت احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت ضروری ہے اور جو بڑے ہو چکے ہیں ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ایسے پروگرام بنانا کہ بار بار خدام اور انصار اور لجنات اس طرف متوجہ ہوتے رہیں کہ سچائی کی کتنی بڑی قیمت ہے اور اس وقت جماعت کو اور دنیا کو جماعت کی وساطت سے کتنی بڑی ضرورت ہے''۔

(دوماہی مشکوٰۃ قادیان مارچ اپریل 1990ء ص 6,5)

سچ اور جھوٹ ضد ہیں سچ اگر تمام نیکیوں کی سر ہے تو جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے تمام اخلاق سیئہ کی بنیاد اس پر ہے۔

قرآن کریم اور احادیث میں سچ کو اپنانے اور اس کی برکات کا ذکر جہاں ملتا ہے وہاں جھوٹ سے بچنے، اس سے پرہیز کرنے، اس سے نفرت کا اظہار کرنے کی تلقین ملتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں شرک کا ذکر فرمایا ہے وہاں جھوٹ سے بچنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شرک خواہ وہ بت بنا کر کیا جائے یا کسی غیر دینی رسم پر قدم مار کر کیا جائے ایک قسم کا جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ (الحج: 31)

حضرت مسیح موعود اس کی تشریح میں فرماتے ہیں بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر یہ بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 361)

پھر سیدنا حضرت مسیح موعود نے بیعت لینے کے لئے جو شرائط بیان فرمائیں ان میں شرکت سے اجتناب کے بعد دوسری شرط میں جھوٹ سے اجتناب کی شرط یوں رکھی۔

''یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے''۔

(اشتہار 12 جنوری 1889ء مندرجہ تبلیغ رسالت ص 147,146)

اور جہاں تک سچائی کی عادت اپنانے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں مومنوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ (الاحزاب: 72,71)

گویا قول سدید اختیار کرنے کی نصیحت کے ساتھ اس کی برکات اور اس کے فوائد کا بھی ذکر فرما دیا۔

احادیث میں بھی مختلف مواقع پر سچائی کی برکات اور جھوٹ کے نقصانات کا ذکر ملتا ہے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

کہ سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

ایک اور موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے سچائی اختیار کرنے کی اہمیت اور جھوٹ بولنے سے انذار کا یوں ذکر فرمایا:۔

''سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو شخص ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے حضور وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللہ اتقوا اللہ)

آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جھوٹ سے بچنے کی بھی جہاں نصیحت فرمائی وہاں کئی ایک مواقع پر تنبیہ بھی فرمائی اور اس کے انجام سے بھی آگاہ فرمایا۔

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تمہیں سچ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہئے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتی ہے ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب قبح الکذب)

ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ میں چار بری عادتیں ہیں ایک یہ کہ میں زنا کرتا ہوں دوم یہ کہ میں چوری کرتا ہوں سوم یہ کہ میں شراب پیتا ہوں چوتھی یہ کہ میں جھوٹ بولتا ہوں ان چاروں کو اکٹھے چھوڑنا میرے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے کوئی نصیحت فرمائیں کہ ایک چیز آپ کے لئے ترک کر دوں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جھوٹ چھوڑ دو ایک دن یہی شخص صبح کے وقت حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول جھوٹ چھوڑنے سے میری بری عادتیں چھوٹ گئی ہیں اس پر آپ بہت خوش ہوئے۔

(تفسیر فتح العزیز زیر آیت **ما انت بنعمة ربك** ص 35,34)

اور ایک موقعہ پر جھوٹ بولنے والے کو منافق قرار دیا۔ فرمایا کہ منافق کی تین علامتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب بات کہے تو جھوٹ کہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب علامة المنافق)

پھر ایک دفعہ صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

اے صحابہ اگر تم مجھ سے تین باتوں کا ذمہ لو تو میں تمہارے لئے جنت کا ذمہ لیتا ہوں وہ تین باتیں یہ ہیں۔

جب بولو سچ بولو۔ جب وعدہ کرو پورا کرو اور جب امین بنو تو خیانت نہ کرو۔

(ترغیب والترهیب الجزء الرابع ص 366)

آنحضور ﷺ خود سچائی پر کاربند تھے اور دوسروں کے لئے نمونہ بھی تھے۔ آپؐ کی سچائی سارے عرب میں مشہور تھی۔ آپؐ الصدوق کے لقب سے جانے جاتے تھے ایک دفعہ جب آپؐ نے کفار مکہ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے والا ہے تو یقین کر لو گے تو تمام اہل مکہ نے یک زبان ہو کر کہا ہاں۔ ہم نے آپؐ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں سنا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورة الشعراء زیر آیت و انذر عشیرتك الاقربین)

ابوجہل جیسا دشمن اسلام بھی آپؐ کی سچائی کا معترف تھا وہ برملا اس امر کا اظہار کیا کرتا تھا کہ میں تمہیں جھوٹا نہیں کہتا مگر کیا کروں تمہاری تعلیم پر دل نہیں ٹھہرتا۔ **(ترمذی کتاب التفسیر)**

ہرقل کو جب اسلام کا پیغام ملا تو اس نے درباریوں سے کہا کہ کوئی شخص جو عرب سے آیا ہوا سے ملایا جائے ان دنوں ابوسفیان (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے) وہاں موجود تھے اور جب ابوسفیان کو ہرقل کے دربار میں بلایا گیا اور ہرقل بادشاہ نے یہ پوچھا کہ کیا مکہ کا مدعی نبوت، اپنے دعویٰ سے قبل بھی جھوٹ بولا کرتا تھا۔ ابوسفیان کی طرف سے نفی میں جواب پانے پر فوراً بادشاہ ہرقل بولا کر جو شخص بندہ پر جھوٹ نہیں باندھتا وہ خدا پر کیسے جھوٹ باندھ سکتا ہے۔ **(بخاری کتاب بدء الوحی)**

پھر صحابہؓ نے سچائی کے علم کو بلند رکھا آپ صحابہؓ آنحضرت ﷺ کی اقتداء میں کبھی جھوٹ نہ بولتے بلکہ آنحضور ﷺ کو سچا مان کر ایمان لائے تو اس سچائی پر اس قدر یقین میں بڑھ گئے کہ جانوں کی پرواہ نہ کی تپتی ریت اور انگاروں پر لٹائے گئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اپنے اہل خانہ سے الگ کئے گئے مگر اس سچائی سے انکار نہ کیا کیونکہ صحابہؓ کا تو شمار مومنین میں تھا اور مومن کے متعلق آنحضور ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ کیا مومن جھوٹا بھی ہو سکتا ہے فرمایا نہیں۔

(موطا امام مالک کتاب الجامع)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں میں ملوث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کرسکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا''۔

(ملفوظات جلد پنجم ص543)

پھر فرمایا:۔

''آنی اور عارضی طور پر ممکن ہے اس سے کسی انسان کو کچھ فائدہ حاصل ہو جائے لیکن فی الحقیقت کذب اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر سے ایک دیمک لگ جاتی ہے ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افترا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک اظلم ٹھہر جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) (الانعام:21) یعنی اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افتراء باندھے یا اس کی آیات پر تکذیب کرے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جھوٹ بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے اس سے بڑھ کر جھوٹ کا خطرناک نتیجہ اور کیا ہوگا کہ انسان خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور اس کی آیات کی تکذیب کر کے سزا کا مستحق ہو جاتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 1 ص 245)

جہاں تک آپ کے طریق اور اسوہ کا تعلق ہے آپ جھوٹ کے قریب تک بھی نہ گئے ایک دفعہ آپ نے عدم علم کی بنا پر ایک خط کسی پیکٹ میں رکھ کر پوسٹ کر دیا جو محکمہ ڈاک کے قواعد کے مطابق درست نہ تھا مقدمہ کا سامنا کرنا پڑا۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ اصلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ہی ڈال دیا ہوگا نیز بطور تسلی دہی کے کہا ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ ورنہ بصورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں مگر میں نے سب کو جواب دیا میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جو ہوگا سو ہوگا تب اس دن یا دوسرے دن مجھے انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی کے حاضر ہوا...... جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا اچھا آپ کے لئے رخصت ہے۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس کے انگریز افسر کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی''۔

(آئینہ کمالات اسلام از روحانی خزائن جلد 5 ص297 تا299)

جھوٹ زبان سے تو بولا ہی جاتا ہے مگر اس کا تعلق انسان کے عمل سے بھی ہے۔ بعض بہت خفیف اور باریک جھوٹ ہوتے ہیں جو لاشعوری طور پر روزانہ ہی زبان سے بولتے ہیں یا ہمارے عمل سے اس کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

قرآن نے اور خود آنحضرت ﷺ نے بعض ایسے خفیف جھوٹوں کی نشاندہی فرمائی ہے جیسے ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت عبداللہ بن عامرؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت عبداللہ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کو آپ کی والدہ نے بلایا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ کے قریب بیٹھو اور صحبت حاصل کرو مگر بچپن کی وجہ سے حضرت عبداللہ ادھر ادھر ہو جاتے آپ کی والدہ نے کہا کہ بیٹا ادھر آ کر بیٹھو میں تجھ کو کچھ دیتی ہوں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اسے کیا دینا چاہتی ہے عرض کی کہ کھجور یہ سن کر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی تو تیرا شمار جھوٹوں میں ہوتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب فی التشدید فی الکذب)

گویا کہ جھوٹا بہلاوا بھی جھوٹ متصور ہوتا ہے۔ آج کتنی مائیں ہیں جو بچوں کو دلاسا دینے کے لئے بچوں کو لالچ دیتی ہیں مگر پورا نہیں کر پاتیں اور یوں جھوٹ کا ایک پیغام در پردہ بچوں کو دے دیا جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ تو صحابہؓ کی ایسے رنگ میں تربیت کرنا چاہتے تھے کہ آپ تمام پارسا بن جائیں اور اپنے خدا کے مقرب بندے لکھے جائیں حتیٰ کہ تصنع اور بناوٹ میں کہی ہوئی بات بھی جھوٹ کے زمرہ میں شامل ہوتی ہے۔

تصنع اور بناوٹ اور دکھاوے کی خاطر معاشرہ روز ہی عملاً جھوٹ بول رہا ہوتا ہے بالخصوص شادی بیاہ کے موقعوں پر جب ہم اپنے نام کی خاطر دکھاوے کے لئے بناوٹ کرتے ہوئے لاکھوں کا قرض لے لیتے ہیں پھر اس دکھاوے کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔ آنحضور ﷺ قرض سے بچنے کی اکثر دعا مانگا کرتے تھے اور اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے آپ سے کسی نے پوچھا آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا قرضدار بات بات پر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاستقراض باب من استعاذ من الدین)

شادی بیاہ کی بات چلی ہے تو اس امر کی بھی نشاندہی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ رشتوں میں، میاں بیوی میں، خاندانوں میں الگ الگ راستے ہو جانے کی، ایک دوسرے سے دور ہونے اور آپس میں دراڑوں کی وجہ بھی جھوٹ ہی ہوتی ہے۔ رشتے طے کرتے وقت بسا اوقات دونوں فریق اپنے اثاثے بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں بچی یا بچے کی تعلیم بڑھا کر بتلائی جاتی ہے۔ لڑکے کی تنخواہ میں خاطر خواہ اضافہ کر کے Show کیا جاتا ہے یہ جھوٹ ایک حد تک ایک وقت تک تو کام دے سکتا ہے ممکن ہے نکاح کے اعلان تک یا رخصتی کے بعد ایک محدود وقت تک تو چھپا رہے مگر آخر وہ عورت و مرد بحیثیت میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس بننے والے ہیں ایک دوسرے کے ننگ سے آشنا ہونے والے ہیں اور جب ایسا ہوتا ہے تو پھر لڑائی جھگڑے شروع ہوتے ہیں اور جدائیاں بڑھتی ہیں اور رستے الگ ہو جاتے ہیں اور اولاد بڑوں کے جھوٹ کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے اور انسان کی تعلیم و تربیت میں فرق آ جاتا ہے۔

دکھاوا میں شیخی مارنا بھی آ جاتا ہے کہ کسی کو تکلیف دینے کے لئے شیخی کے طور پر دکھاوا کیا جائے جیسے روایت میں آتا ہے ایک دفعہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں اپنی سوتن کو جلانے کی خاطر یہ کہوں کہ میرے خاوند نے مجھے یہ چیز دی ہے جبکہ نہ دی ہو تو کیا جائز ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جتنا نہیں دیا اتنے کا دکھاوا کرنا جھوٹ کے دو پاجامے پہننے کی طرح ہے۔

(مسلم کتاب اللباس والزینة باب النھی عن التزویر)

اس روایت میں ہم سب کے لئے بہت وسیع سبق ہے کیونکہ جھوٹ ایک ایسا پھیلا ہوا گناہ ہے جو نہ صرف جھوٹ بولنے والے کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے بلکہ پورے خاندان کی عزت کو بھی مٹی میں ملا رہا ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ معاشرہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ آج گھروں میں بچے اپنے بھائی بہنوں کو جلانے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ مجھے ابو نے یہ دیا یا امی نے یہ چیز دی حالانکہ وہ نہیں دی ہوتی اور ماں باپ ایسی باتوں کو روزانہ سنتے ہیں اور خاموشی سادھ لیتے ہیں گھروں میں مذاق میں، شغل میں خوش گپیوں میں روزانہ ہی جھوٹ بولا جاتا ہے بلکہ ٹی وی میں آئے روز ڈراموں میں جھوٹ کا سبق ملتا ہے۔ پیروڈی (Parody) والے پروگرامز ہم بہت خوشی کے ساتھ دیکھتے اور سنتے ہیں جو جھوٹ پر مبنی ہوتے ہیں جن کی بنیاد جھوٹ پر ہوتی ہے اور یوں الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ جھوٹ کا انجکشن نوجوان نسل کو لگایا جاتا ہے۔ فرمایا مذاق میں جھوٹ بول کر لوگوں کو ہنسانے والا جھوٹا ہے۔ (مسند احمد)

گھروں میں جو خفیف جھوٹ رواج پا رہے ہیں ان کو اگر لکھا جائے تو ایک طویل فہرست بنتی ہے جیسے

1۔ اگر کوئی گھر میں ابا سے ملنے آئے یا فون پر بات کرنا چاہے تو بسا اوقات ابا گھر میں موجود ہوتے ہوئے بھی بچے کو کہہ دیتے ہیں کہ کہہ دو گھر میں نہیں ہوں اس پر بعض اوقات لطیفہ بھی ہوتا ہے کہ بچہ جو معصوم ہوتا ہے وہ باہر جا کر کہہ دیتا ہے ابو کہتے ہیں کہ وہ گھر میں نہیں ہیں۔

2۔ ویسے تو اصل تعریف خدا کی ہے لیکن کسی کی جائز تعریف تو حق ہے لیکن معاشرہ میں کسی کی بلاوجہ تعریف کا بلاوجہ رجحان بڑھ رہا ہے۔ ماتحت اپنے افسر کی تعریف میں مصروف نظر آتا ہے اور ہر چھوٹا بڑے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اسے بھی خفیف جھوٹ قرار دیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تعریف میں مبالغہ سے کام نہ لو۔ (بخاری کتاب الادب)

3۔ باہر جانے کے لئے ویزا فارم پُر کرتے وقت اخفا سے کام لینا، حقیقت کے برعکس معلومات فراہم کرنا یا پھر اسائلم کرتے وقت حقیقت کے الٹ بات کرنا بھی جھوٹ ہے۔

4۔ جماعتی چندوں میں اپنی آمد کم لکھوا کر چندہ دینا بھی جھوٹ ہے اللہ جو انسان کے پاتال تک آگاہ ہے اسے تمام آمد کا علم ہے اور یہ دراصل اپنے رب سے جھوٹ ہے۔

5۔ انسان بسا اوقات موسم کی شدت کے باعث یہ تصور کر کے کہ میں بیمار ہو جاؤں گا اور میری صحت پر اثر پڑے گا یا باوجود تندرست ہونے کے نماز یا عبادت میں سستی دکھائے تو انسان کا اپنے نفس سے دھوکہ ہوتا ہے جو جھوٹ تصور ہوتا ہے۔

6۔ طالب علم اپنے دور طالب علمی میں ایک مخصوص ٹرم استعمال کرتے ہیں کہ آج آپ مریض ہیں یا متمارض ہیں یعنی کہ حیلے بہانوں سے بیمار ہیں اہل علم نے باب الحیل کے نام پر ایک باب بھی باندھ رکھا ہے جس میں حیلے بہانوں کا ذکر ہے۔

7۔ شادی بیاہ کے کارڈ پر ایک وقت تحریر کر دیا جاتا ہے جس کی پابندی ضروری ہے بسا اوقات وقت پر شروع کرنے کی نیت کے باوجود انسان کی حد بست میں بات نہیں رہتی اور دوسرے فریق کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے لیکن اگر پہلے دن سے ہی یہ نیت ہو کہ دو گھنٹے تاخیر سے ہی شروع کرنا ہے تو یہ دہرا قتل ہے ایک تو جھوٹ خیال کر کے اپنا قتل اور دوسرا دوسروں کے وقت کا ضیاع کر کے ان کا قتل۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع قادیان تشریف لائے تو جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے والے رضا کاروں کی ڈیوٹی کا افتتاح تھا جس میں حضور نے بھی شرکت کرنی تھی اور حضور کو ساڑھے گیارہ بجے صبح کا وقت دیا گیا تھا اور بیت اقصیٰ قادیان میں صبح نماز فجر سے قبل یہ اعلان ہو رہا تھا کہ ساڑھے دس بجے تمام رضا کار اجلاس والی جگہ پر پہنچ جائیں۔ اسی اثناء میں حضور نماز کی امامت کے لئے تشریف لے آئے۔ آتے ہی انتظامیہ سے پوچھا کہ مجھے تو ساڑھے گیارہ کا وقت دیا ہوا ہے اور آپ لوگوں کو ساڑھے دس بلا رہے ہیں۔ بتلایا گیا کہ لوگ وقت پر نہیں آتے تو حضور نے نماز پڑھانے سے قبل ایک مختصر مگر جامع اور نصیحت آموز لیکچر دیا جس میں حضور نے فرمایا کہ یہ اقدام جھوٹ ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے الہام انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہٗ کے بھی منافی ہے۔

8۔بعض بچے اپنے نتائج چھپاتے ہیں یا بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں یہ بھی جھوٹ ہے پھر اس جھوٹ کو چھپانے کے لئے دوسرا پھر تیسرا جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔اسی طرح جھوٹی اسناد بنا کر جھوٹ پر بنیاد رکھ کر روزگار اپنانے کا بھی شیوہ ہے۔

9۔افواہ پھیلانا بھی جھوٹ کے زمرے میں آتا ہے۔آنحضور ﷺ نے اس ضمن میں بہت واضح اصول بتایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بات بیان کرتا پھرے۔

(مسلم باب النھی عن الحدیث بکل ماسمع)

افواہ بازی ایک خطرناک رجحان ہے جو معاشرے کو تباہی کی طرف لے جاتا ہے اور یہ معاملہ تو آغاز دنیا سے رہا ہے اور اس کے لئے ایک دن اپریل فول کے طور پر ہوتا تھا آجکل SMS کے ذریعہ اور گلوبل ورلڈ ہونے کی وجہ سے، رابطوں میں آسانی ہونے کی وجہ سے افواہ بازی میں تیزی آگئی ہے جیسے حال ہی میں چاند کے متعلق ایک افواہ بڑی تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیلی حالانکہ حقیقت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے گلشن وقف نو کلاس میں ایک بچی نے اس بارہ میں پوچھا تو حضور نے فرمایا:

’’یہ سب گپ ہے کسی نے ہوائی اڑائی ہے جب کوئی تصور ذہن میں قائم کرلے تو وہ چیز آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگتی ہے‘‘۔

اپریل فول مکروہ رسم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

دیکھو اپریل فول کیسی بری رسم ہے کہ ناحق جھوٹ بولنا اس میں تہذیب کی بات سمجھی جاتی ہے۔

(نور القرآن نمبر2۔روحانی خزائن جلد9 ص408)

پھر مزید فرمایا:۔

’’اس قوم کا جھوٹ سے پیار کرنا اپریل کی رسم سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ان لوگوں کو خیال ہے کہ اگر اپریل میں تحریروں اور اخبارات میں خلاف واقعہ باتیں اور خلاف قیاس امور شائع کئے جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں‘‘۔

(ضیاء الحق۔روحانی خزائن جلد9 ص299)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

’’روزمرہ کے جھوٹ ہیں جو گھروں میں چل رہے ہیں۔ گھروں میں جھوٹ کی فیکٹریاں اور کارخانے لگے ہوئے ہیں پس معاشرے کو جھوٹ سے پاک کریں کیونکہ جھوٹ کے بغیر نہ تو ہم موحد بن سکتے ہیں نہ توحید کی تعلیم دے سکتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 14/اگست 1992ء)

10۔افواہ کی ایک قسم ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر کرنا ہے جسے آنحضور ﷺ نے دومنہ والا قرار دیا ہے۔کیونکہ اس کا اپنا کردار کوئی نہیں ہوتا وہ ہر بات خواہ جھوٹ پر ہی مشتمل ہو دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

11۔بات بات پر جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی گواہی دینا اور قرآن جیسی مقدس کتاب کو ہاتھ میں تھام کر اپنی سچائی میں پیش کرنا آج ہمارے معاشرے کا حصہ بن گیا ہے۔عدالتوں میں گواہ اب فروخت ہوتے نظر آتے ہیں۔جبکہ دینی تعلیم یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو سچ پر مبنی بات کہہ دو۔اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

کہ وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

آج معاشرہ میں جھوٹی قسم اٹھانے والے بھی کثرت سے ملتے ہیں جس کو سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بڑے گناہوں میں شمار فرمایا ہے کیونکہ اس سے انسان اپنے بھائی کا حق مار لیتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان)

12۔معاشرہ میں ہر انسان کو اپنی زندگی میں خواہ وہ روحانی ہو یا مادی عہد و پیمان سے واسطہ رہتا ہے۔اکثر و بیشتر انسان اپنے آپ میں بہتری لانے کے لئے خود سے یا اللہ تعالیٰ سے عہد باندھتا ہے اور پھر معاشرہ میں بسنے والے لوگوں سے بھی عہد و پیمان کرنے پڑتے ہیں جو قسم ہی کی ایک قسم ہے۔عہد باندھ کر یا وعدہ کر کے مکر جانے والے کو بھی معاشرہ میں بالخصوص دینی تعلیم میں اچھا نہیں جانا گیا۔آنحضور ﷺ نے اسے نفاق کی ایک قسم قرار دیتے ہوئے فرمایا۔وعدہ خلافی ایک قسم کا جھوٹ ہے۔

اس لئے انسان کو عہد و پیمان کا پاس رکھنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے کہتے ہیں جان جائے مگر زبان نہ جائے۔روحانی دنیا میں بھی ہم اللہ تعالیٰ سے عہد باندھتے ہیں۔جماعت احمدیہ میں شرائط بیعت ایک قسم کا عہد ہے جسے اب ہم ہر سال جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر عالمی بیعت میں دہراتے ہیں جس میں جھوٹ نہ بولنے کا بھی ذکر ہے جس کا مختصر ذکر اوپر ہو گزرا ہے۔ممبرات لجنہ ناصرات اور اطفال کے عہدوں میں بھی ان کا ذکر ہے۔اسی طرح وقف نو کے بنیادی قواعد میں بھی سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت کا ماٹو دیا گیا ہے۔

خلافت جوبلی کے سال میں 27 مئی 2008ء کو ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر جماعت سے ایک تاریخی عہد لیا۔اس عہد کا پاس کرنا، اس کو دہراتے رہنا اور اس پر پورا اترنے کے لئے سعی کرتے رہنا ہم میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس روز اور پھر بعد میں متعدد بار احباب جماعت کو اس طرف دعا کی تلقین فرما چکے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 13 جون 2008ء)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا:۔

ہر ایک اپنے خدا سے اپنے سجدوں میں یہ عہد کرے کہ ہم اس نئے عہد کو ہمیشہ نبھائیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 29/اگست 2008ء)

13۔ہمارے معاشرہ میں ایک بیماری بدظنی پائی جاتی ہے جس کو آنحضور ﷺ نے اکذب الحدیث قرار دیا ہے۔اس کے علاوہ فرمایا بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

اس کے علاوہ خفیف اور چھپے ہوئے گناہوں کی بیشمار اقسام ہیں جیسے خرید و فروخت میں دکاندار گاہک کو مطمئن کرنے کے لئے روزانہ بیسیوں دفعہ جھوٹ بولتا ہے لوگوں میں صلح صفائی کرانے کے لئے انسان بسا اوقات خفیف جھوٹ کو جائز سمجھ لیتا ہے کہ نیکی کا کام ہے اور اس کی خاطر اتنا جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ایسے جھوٹوں کے بڑھنے اور ان کی تشہیر میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا اہم کردار ادا کر رہا ہے۔الیکٹرانک میڈیا کے کردار کا تو کسی حد تک ذکر اوپر ہو گیا ہے۔اخبارات اور رسائل اس گھناؤنے فعل کی تشہیر میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ غلط جھوٹی خبروں کی اشاعت تو روز کا معمول بن گیا ہے۔بعض اخبارات کا تو شیوہ ہی یہی ہے کہ روز ہی کسی کے خلاف سکینڈل بنا کر پیش کر دیتے ہیں تا فریق ثانی سے رقم بٹوری جا سکے۔دفاتر میں غلط میڈیکل رپورٹس بنا کر پیش کرنے کا رواج عام ہو چکا ہے اور بسا اوقات انسان میں یہ کام ایسا رچ بس جاتا ہے کہ جھوٹ بولتے ہوئے اسے ذرہ بھر احساس نہیں ہو رہا ہوتا کہ وہ جھوٹ بول یا لکھ رہا ہے عموماً بسوں کے پیچھے ماڈل لکھا ہوتا ہے جونہی نئے سال کا آغاز ہوتا ہے تو راتوں رات پرانی بسوں کے پیچھے نئے سال کا ماڈل Show کر دیا جاتا ہے جو خفیف جھوٹ کے زمرہ میں آتا ہے ایسا لکھتے وقت انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور اس کا بظاہر مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔حتیٰ کہ مالی لحاظ سے بھی کیونکہ مسافر بس پر سوار ہونے سے قبل اس کے پیچھے جا کر ماڈل نمبر تو نہیں پڑھتے۔وہ تو بس کی ہیئت اور کیفیت بتا رہی ہوتی۔ یہ کتنی پرانی بس ہے۔شاید ایسے جھوٹوں کے افشاء اور تشہیر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک طبقہ یا گروہ ایسا بھی ہے جو مصلحتاً جھوٹ کو جائز قرار دیتا ہے اور اس گروہ سے منسلک لوگ جھوٹ کو جائز قرار دیتے ہیں جبکہ جماعت احمدیہ کا مسلک بالکل واضح ہے کہ کسی صورت میں بھی جھوٹ جائز نہیں اور ہر میدان میں اس سے نفرت کا اظہار کرنا ہے اور ہر موڑ پر اسے ترک کر کے سچائی اور صداقت کو حرز جان بنانا ہے۔

اب جبکہ ہم خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہو چکے ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ اس موقعہ کو اپنی زندگیوں کا زیرو پوائنٹ بنا کر اس اہم دوراہے پر کھڑے ہو کر اسے اپنی زندگیوں سے کلیۃً دور کرنے اس کے خلاف جہاد کرنے اور سچ کو اپنے آنگن میں بسائے رکھنے کا عہد کریں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو اس سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہر احمدی کو اس معاشرہ میں ایسی باتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے یہ احساس پیدا کرنا ہے اپنے اندر بھی، اپنی نسلوں کے اندر بھی کہ احمدی ہونے کی حیثیت سے تم نے سچائی پر قائم رہنا ہے اور جھوٹ کے خلاف جہاد کرنا ہے جتنا مرضی اس میں نقصان ہو۔اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی اس لئے ہر احمدی چاہے وہ ملازمت سے منسلک ہو چاہے کسی پیشے سے منسلک ہو چاہے کوئی کاروبار کرتا ہو، یہ عہد کرے کہ میں نے جھوٹ کا سہارا نہیں لینا اب کاروبار میں بعض کاروباری حضرات ہیں بعض دفعہ اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لئے غلط بیانی اور جھوٹ کا سہارا لے رہے ہوتے ہیں۔وقتی طور پر تو شاید ان کو فائدہ نظر آ رہا ہو لیکن حقیقت میں جھوٹ کے راستے وہ شرک کی طرف جا رہے ہوتے ہیں تو اس زمانے میں احمدی کو بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہئے۔کیونکہ حضرت مسیح موعود سے بیعت کا دعویٰ کرنے کے بعد، جھوٹ سے نفرت کا وعدہ کرنے کے بعد بے احتیاطی کرنے کا مطلب ہے کہ ہم یہ خیال کر رہے ہیں کہ شاید جھوٹ بول کر اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دے سکتے ہیں، نعوذ باللہ۔اس لئے بہت خوف کا مقام ہے بہت احتیاط کی ضرورت ہے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد اول ص555)

پھر حضور اچھے اور مثالی احمدی کی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اچھے اور مثالی احمدی بننے کی غرض سے چند خصائل کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جھوٹ سے اجتناب کرو۔جھوٹ تمام برائیوں کی جڑھ ہے۔جھوٹ آپ کو عبادت الٰہی سے دور کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔یعنی جھوٹ بولنے والے شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (الحج:31)

مشکلات میں مبتلا ہوتے ہی خیال کرتے ہیں کہ جھوٹ ہی ہے جو ان کی نجات کا باعث ہو سکتا ہے۔حقیقی عبادت گزار سچ پر پوری طرح کاربند رہتا ہے۔

(الفضل 3 مئی 2008ء)

زاد آخرت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا۔میں نے جواب دیا دستی بچی ہے۔یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا۔

(مسند احمد حدیث نمبر 23107)

ایک بار آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کی مجلس میں ان سے مخاطب ہو کر فرمایا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جسے (اپنے بعد میں ہونے والے) وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ عزیز اور پیارا ہو۔صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔آپ نے فرمایا تو پھر یاد رکھو تمہارا اصل مال وہی ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کر کے آگے بھجوا چکے ہو جو پیچھے باقی رہ گیا وہ وارثوں کا مال ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب ماقدم من ماله فهوله حدیث نمبر 5961)

ماخوذ

زلزلے آنے کی وجوہات اور بچاؤ

دنیا میں تقریباً ہر ہفتہ میں 3 ملین زلزلے وقوع پذیر ہوتے ہیں اکثر انتہائی کم طاقت کے حامل ہوتے ہیں۔ وسیع غیر آباد علاقوں پر پیدا ہونے والے زلزلوں سے لوگ لاعلم رہتے ہیں۔

زمین کی مکینیکل پراپرٹیز اور زلزلوں کی سائنس کو Seismology کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے سائنسدان زمین میں پیدا ہونے والے زلزلوں کی وجہ آتش فشاں پہاڑوں اور سمندر میں موجود بڑی چٹانوں کی موجودگی اور سائز کی سٹڈی کرتے ہیں۔ زلزلوں کی بنیادی سائنس یہ ہے کہ زمین کی اوپر والی سطح Lithosphere (زمین کی سطح سے 100 کلومیٹر تک گہری) پلیٹوں پر مشتمل ہیں یہ پھسلنے والی نچلی سطح Athemosphere (100 تا 250 کلومیٹر گہری) پر حرکت کرتی ہیں ان بہت بڑی پلیٹوں کے کنارے مٹی اور چٹان سے بنے ہوتے ہیں۔ زمین کی تہہ کے اندر پلیٹیں درج ذیل طریقے سے حرکت کرتی ہیں۔

1۔ پلیٹیں ایک دوسری سے دور حرکت کریں۔ ایسی صورت میں Lithosphere کے نچلی سطح Mantle انتہائی گرم چٹانیں ابھرتی ہیں جس کو لاوا کہتے ہیں۔ اس عمل کو Divergant Plate Boundary کہتے ہیں۔

2۔ پلیٹیں ایک دوسرے کو دھکیلیں: اگر 2 پلیٹیں آپس میں ایک دوسری کی طرف حرکت کریں تو ان کے کنارے ایک دوسرے پر چڑھ جاتے ہیں دونوں ایک دوسرے پر زور لگاتی ہیں تو زمین کی سطح اس جگہ بلند ہو جاتی ہے۔ یہ لائن جہاں زمین ابھر آئی اسے Convergent Plate Boundary کہتے ہیں۔ اگر پلیٹیں سائیڈ بائی سائیڈ ایک دوسرے سے رگڑتے ہوئے کھسک رہی ہوں فرض کریں ایک پلیٹ شمال کو کھسک رہی ہے جبکہ دوسری جنوب کو کھسک رہی ہے ان کے جو کنارے آپس میں رگڑتے اور ایک دوسرے کو دھکیلتے ہیں تو کناروں پر زبردست پریشر بن جاتا ہے۔

حرکت کے عمل سے پلیٹوں کے ان کناروں پر Fault پیدا ہوتا ہے۔ جب زمین کی سطح درمیان سے پھٹ جائے تو اس کا مطلب ہے کہ پلیٹیں ایک دوسرے کی مخالف اطراف میں کھسک رہی ہیں۔ اکثر زلزلے پلیٹوں پر کناروں کی جگہ پر پیدا ہوتے ہیں کیونکہ اس جگہ پر پلیٹوں کی حرکت اور دباؤ کی وجہ سے پریشر بہت زیادہ ہوتا ہے اور Fault Zone پیدا ہو جاتا ہے۔ زلزلے پلیٹوں کے کناروں کے علاوہ درمیان میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

فالٹ (Fault)

پلیٹوں کی مختلف قسم کی حرکت سے ان کے کناروں میں پیدا ہونے والے Fault چار قسم کے ہیں جو Thrust Fault، Reverse Fault، Normal Fault اور Strike-Slip Fault کہلاتے ہیں۔

ان تمام مندرجہ بالا Fault پیدا ہونے کی صورت میں پلیٹوں کے کنارے ایک دوسرے کو زبردست قوت سے دھکیلتے ہیں۔ بالکل ساتھ رگڑ سے انتہائی حرارت پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات زبردست رگڑ سے پلیٹیں حرکت کرنا بند کر دیتی ہیں اور Lock ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے پر انتہائی پریشر استعمال کرتی ہیں لیکن رگڑ ان کو حرکت کرنے سے روکتی رہتی ہے۔ اس طریقہ سے پلیٹوں میں پریشر انتہائی بڑھ جاتا ہے اور Potential Energy پیدا ہو جاتی ہے۔ زبردست دباؤ کے باعث جب پلیٹس حرکت کرنا شروع کرتی ہیں تو Kinetic Energy پیدا کرتی ہیں اس سے Fault زمین کی بیرونی سطح کو پھاڑ دیتے ہیں۔

ارتعاشی لہریں

جب اچانک زمین کی سطح زلزلے سے پھٹتی ہے زبردست قوت Seismic Wave کی صورت میں خارج ہوتی ہے اور زلزلہ کی جگہ سے چاروں طرف پھیلتی جاتی ہے۔

ہر زلزلے میں کئی قسم کی Seismic Wave پیدا ہوتی ہیں۔ Body Wave زمین کی اندرونی سطح میں پیدا ہوتی ہیں جبکہ Surface Wave زمین کی سطح پر پھیلتی ہیں Surface Wave کو Long Wave بھی کہتے ہیں۔ ان کی وجہ سے شدید نقصانات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ ان کی وائبریشن انتہائی شدید ہوتی ہے۔

باڈی ویو کی دو قسمیں ہیں

پرائمری ویو یا پی ویو یا کمپریشنل ویو جن کی رفتار 1 تا 5 میل فی سیکنڈ ہوتی ہے۔ P ویو کی سپیڈ دوسری ویو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ سب سے پہلے پہنچتی ہیں۔ یہ ٹھوس مائع اور گیس میں سے بھی گزر سکتی ہیں۔ اس طرح یہ زمین میں مکمل گزر سکتی ہیں جب یہ چٹان سے گزرتی ہے تو اس کو آگے پیچھے حرکت دیتی ہیں۔

Secondary Wave ان کو S Wave یا Shear Wave بھی کہتے ہیں یہ P Wave کے تھوڑا پیچھے پہنچتی ہیں۔ یہ چٹانوں کو اپنی سمت سے اوپر کی طرف دھکیلتی ہیں۔ S ویو صرف ٹھوس جسم سے ہی گزر سکتی ہیں اس طرح یہ مائع سے ٹکرا کر رک جاتی ہے۔ Surface Wave پانی کی لہروں کی طرح اوپر نیچے Vibrate کرتی ہیں اس طرح زمین کی سطح پر اوپر نیچے Vibrate کرتی ہیں۔ ان کی وجہ سے عموماً بہت زیادہ نقصان پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب سے کم رفتار ہوتی ہے اور بعد میں پہنچتی ہیں۔

زلزلہ کے ماخذ کی نشاندہی

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ Seismic Wave کی 3 اقسام ہوتی ہیں جو کہ مختلف سپیڈ سے سفر کرتی ہیں۔ P اور S ویوز کی صحیح سپیڈ گزرنے والے میٹیریل پر منحصر ہوتی ہے لیکن دونوں ویو کی رفتار کی نسبت زلزلہ کی صورت میں یکساں رہتی ہے۔ P ویوز عموماً S ویوز سے 1.7 گنا تیز رفتار ہوتی ہے۔ سائنسدان Seismograph کی مدد سے زلزلہ کے ماخذ کو معلوم کر سکتے ہیں۔

Seismograph مختلف ویوز کی شناخت کر سکتا ہے کسی بھی Seismograph اور زلزلہ کے ماخذ کے درمیانی فاصلہ کو معلوم کرنے کے لئے انہیں صرف یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ کس وقت Vibration ان کے Seismograph تک پہنچتی ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کرتے ہیں کہ P ویو کے کتنی دیر بعد S ویوز پہنچتی ہے۔ انہوں نے یہ معلوم کرنا ہوتا ہے ان دونوں ویوز کے پہنچنے کا درمیانی وقت کیا ہے۔ درمیانی وقت اور ویوز کی سپیڈ سے زلزلہ کے ماخذ کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ 3 یا 4 مختلف مقامات پر Seismograph پر لی گئی ریڈنگ سے چارٹ کی مدد سے زلزلے کے ماخذ کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

Magnitude and Intensity

Richter سکیل زلزلہ کی شدت ماپنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے کہ زلزلہ سے کتنی قوت خارج ہوئی ہے۔ یہ لوگارتھمک ویلیو ہے۔ ایک نمبر کا اضافہ 10 گنا ہو یعنی Wave Amplitued برائے لیول 6 دس گنا زیادہ طاقتور ہے لیول 5 کی نسبت سے اور Amplitude میں اضافہ 100 ہے 9 لیول سکیل کا نسبتاً 7 لیول سکیل سے۔ ہر ایک اضافی لیول میں خارج ہونے والی قوت کی مقدار 31.7 گنا زیادہ ہوتی ہے۔

دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ طاقتور زلزلہ 9.5 سکیل ریکارڈ کیا گیا ہے۔ عموماً زلزلوں کی قوت پر ریکٹر سکیل 3 سے کم ہوتی ہے۔ ایسا ارتعاش جن کو عموماً محسوس نہ کیا جا سکے Micro Quacks کہتے ہیں۔ ریکٹر لیول 4 سے کم نقصانات نہیں کرتے اور خطرناک زلزلہ ریکٹر سکیل 7 سے شروع ہوتا ہے۔

زلزلوں سے بچاؤ

سائنس میں بے انتہا ترقی کے باوجود ہم ابھی تک کسی بھی متوقع زلزلہ سے آگاہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ زمین کے اندر کی تبدیلیاں انسانی اختیار سے باہر ہیں اور زلزلوں کی پیشگوئی انتہائی مشکل ہے کہ کب کوئی زلزلہ کس جگہ پر متوقع ہے۔ کسی بھی جگہ زلزلہ رونما ہونے پر پہلے پہنچنے والی Seismic Wave صرف اتنا بتا سکتی ہیں کہ زلزلہ پیدا ہو چکا ہے اور انتہائی طاقتور ارتعاش پہنچ رہا ہے لیکن یہ صرف چند منٹ پہلے ہمیں خبردار کر سکتی ہے اتنے کم وقت میں کوئی بھی حفاظتی عمل ناممکن ہے۔

سائنسدانوں کو معلوم ہے کہ زلزلے زمین میں پلیٹوں کی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں اور فالٹ زون کے علاقوں میں زلزلے متوقع ہیں۔ وہ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ کسی بھی ایسی جگہوں پر رونما ہو سکتے ہیں۔ یہ چیزیں ان تمام علاقوں کی زمین کی اندرونی ساخت اور سابقہ ہسٹری سے معلوم کی جا سکتی ہے اور کس فالٹ زون میں پریشر بڑھ رہا ہے لیکن یہ تمام پیشگوئیاں پھر بھی ناکافی ہیں اور متوقع زلزلہ کسی وقت بھی رونما ہو سکتا ہے یا کتنے سال مزید زلزلے کے بغیر گزر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ سائنٹسٹ اب زمین کے اندر Magnetic اور Electric Field کی سٹڈی بھی کر رہے ہیں۔ کیونکہ کچھ سائنٹسٹ خیال کرتے ہیں کہ زمین کے اندر ایسے فالٹ زون میں زلزلے سے پہلے Electric & Magnetic فیلڈ میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے جو کہ زلزلہ کی نشاندہی کر سکتی ہے۔

اس کے علاوہ سائنٹسٹ زمین میں سے گیس کے اخراج اور زمین کے ٹیڑھا ہونے کو زلزلے کا پیش خیمہ خیال کرتے ہیں۔ زلزلوں سے عمارات کے بچاؤ کے لئے 1973ء میں Uniform Building Code کی بنیاد پر رکھی گئی تھی جو کہ کنسٹرکشن انجینئرنگ کے لئے انٹرنیشنل سٹینڈرڈ وضع کرتا ہے۔

اس میں Seismic Waves کی طاقت سے بچاؤ کے لئے بلڈنگ کو ایسے طریقہ سے ڈیزائن تعمیر کیا جائے کہ Vibration کو برداشت کر سکیں۔ ایسی تعمیرات کی خصوصی طور پر زلزلہ زدہ علاقوں میں ضرورت ہے۔

(نوائے وقت 16 اکتوبر 2005ء)

☆..........☆..........☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ مورخہ 20/اپریل 2009ء کو نواب شاہ میں انتقال کر گئیں۔ مورخہ 21/اپریل 2009ء کو شام 6 بجے احمدیہ قبرستان میں آپ کی نماز جنازہ و تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نے پڑھائی اور بعد تدفین آپ ہی نے دعا کرائی۔ محترمہ والدہ صاحبہ کی عمر تقریباً 78 برس تھی۔ دسمبر 2008ء میں گھر ہی میں گرنے سے آپ کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ جس کا آپریشن کرایا گیا۔ مگر اس کے بعد طبیعت سنبھل نہ سکی۔ بیڈ سول ہو گیا اور تقریباً ساڑھے چار ماہ بستر پر ہی گزارے اور آخر خدا کی تقدیر غالب آئی۔ آپ مکرم ماسٹر جان محمد صاحب آف قادیان (جو پارٹیشن کے بعد منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں آباد ہو گئے تھے) کی بیٹی تھیں۔ آپ اکثر قادیان اور حضرت مسیح موعود کے خاندان کی باتیں بتایا کرتی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسار محمد اشفاق کے علاوہ مکرم ڈاکٹر محمد اکرام صاحب آف گوجرانوالہ اور بیٹی مکرمہ امۃ النسیم صاحبہ پنڈی بھٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ محترم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید نواب شاہ کی بڑی بھاوجہ تھیں۔ 1948ء میں ہمارے والد مکرم سیٹھ محمد اسحٰق صاحب نواب شاہ کے ساتھ شادی ہوئی۔ آپ نے ساری عمر نواب شاہ میں ہی گزاری۔ محترمہ والدہ صاحبہ نماز کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کرنے والی نافع الناس وجود تھیں۔ ایم ٹی اے پر حضور کے خطبات باقاعدگی سے سننا، احمدیت کی عاشق اور وقت پر چندہ فکر کے ساتھ ادا کرنے والی تھیں۔ نواب شاہ کی بے شمار احمدی وغیر از جماعت بچیوں نے آپ قرآن پڑھا۔ آپ نواب شاہ لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں سے تھیں۔ شکوے گلے لڑائی جھگڑے سے ساری عمر اجتناب و گریز کیا۔ خدمت کروانے کی عادت نہ تھی بلکہ ساری عمر اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند کیا۔ انہیں بڑائی، تعلّی اور تکبر پسند نہ تھا۔ صابرہ شاکرہ قناعت پسند خاتون تھیں۔ ساری عمر سادگی سے بسر کیا۔ مرکزی نمائندگان کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتی تھیں اور خاکسار کو بھی اس بات کی تلقین کرتی تھیں۔ احباب جماعت سے آپ کے بلندی درجات کیلئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی عزیزہ ماہرہ گلزار واقفہ نو دختر مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب، محترمہ قانتہ گلزار صاحبہ سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ اماء اللہ بیت التوحید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو مورخہ 5 مئی 2009ء کو شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال اینڈ ریسرچ سنٹر لاہور میں ایک سائنس فیئر میں کیمسٹری کے پروجیکٹ پر اول انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ جناب عمران خان صاحب نے شیلڈ اور سند دی ہے اس میں 155 سکولوں نے شرکت کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ ماہرہ گلزار کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔

ولادت

مکرم رانا محمود احمد صاحب اظہر ماربل فیکٹری والے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم اظہر محمود صاحب اور بہو مکرمہ فوزیہ اظہر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے 24/اپریل 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مطہر محمود عطا فرمایا ہے اور نومولود کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہونے کی منظوری دی ہے۔ بچہ مکرم آفتاب احمد صاحب چکوال کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے نیز صحت والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ رفیق بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد صاحب بعمر 75 سال 15 مارچ 2009ء کو PMCH نواب شاہ میں بعارضہ جگر و قلب انتقال کر گئیں۔ وفات سے قبل 3/4 روز ہسپتال میں داخل رہیں۔ 16 مارچ کو ان کی تدفین احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نوابشاہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعداز تدفین دعا بھی انہیں نے کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نماز کی پابند، دعا گو، تہجد گزار اور سلسلہ سے وفا رکھنے والی خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے ان کے بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

رخصتیں اپنے رب کیلئے حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ (وقف عارضی) کے ماتحت خرچ کریں۔“

(الفضل 23/مارچ 1966ء)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ ترکہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب)

مکرمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر ق/13-B محلّہ دارالصدر برقبہ 2 کنال 85 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ اپنے حصہ سے اپنے بچوں کے حق میں دستبردار ہو چکی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ الروؤف صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم مرزا کلیم احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ شازیہ مبشر صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ اطلاع دیتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن کے دل کا کامیاب آپریشن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مورخہ 17 مئی کو 2009ء کو ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ وہ کامل شفاء عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگی سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم غلام احمد بابر صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم مبشر احمد صاحب کارکن حفاظت مرکز کے دل کا آپریشن مورخہ 15 مئی 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہوا ہے ابھی تک انتہائی نگہداشت میں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

حضرت مولوی محمد عبداللہ بوتالوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت: 20 مئی 1881ء

احمدیت کی آواز آپ تک حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب نے پہنچائی اور اس کی صداقت کا انکشاف بذریعہ رویا ہوا۔ آپ موصی بھی تھے اور تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہد بھی۔ علاوہ ازیں آپ کو سلسلہ کی متعدد خدمات کی توفیق ملی۔ 1935ء میں پنشن لے کر قادیان آگئے اور آخر دم تک جماعتی کاموں کے لئے وقف رہے۔ سلسلہ کا لٹریچر بڑے اہتمام سے رکھتے تھے اور دعوت الی اللہ کا خاص ذوق و شوق تھا۔ 3 مئی 1952ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ ربوہ کے مقبرہ خاص کے قطعہ رفقاء میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پرائیویٹ سیکرٹری اور مولوی قدرت اللہ صاحب مربی ہالینڈ آپ ہی کے فرزند تھے۔

(تفصیل رفقاء احمد جلد 7)

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرا چھوٹا بیٹا عزیزم عطاء النور مورخہ 16 مئی 2009ء کو شام 7 بجے گھر کی سیڑھیوں سے گر گیا۔ دماغ پر شدید چوٹ لگی رات تین گھنٹے دماغ کا آپریشن ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا لیکن CCU میں بیہوشی کی حالت میں ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ والی فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

نکاح

مکرم داؤد احمد صاحب ونگ کمانڈر (ر) نائب ناظم مجلس انصار اللہ علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم انجینئر ظفر یاب احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سناء طاہر صاحبہ بنت مکرم انجینئر طاہر سعید صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور بعوض آٹھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم مرزا ناصر محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے مکرم طاہر سعید صاحب کی قیام گاہ پر کیا۔ مکرم ظفر یاب احمد صاحب مکرم محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے پوتے اور مکرم خوشنود حسن میر صاحب مرحوم کے نواسے ہیں۔ مکرمہ سناء طاہر صاحبہ مکرم انجینئر سعید احمد اعجاز صاحب مرحوم (جنہوں نے از خود احمدیت قبول کی اور خاندان میں اکیلے احمدی تھے) کی پوتی اور مکرم عبدالقیوم ملک صاحب آف بھیرہ کی نواسی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دین، احمدیت اور ہر دو خاندانوں کیلئے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

بقیہ: پروگرام جلسہ سالانہ قادیان

27 مئی 2009ء بروز بدھ

زیر صدارت محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان

8:30 تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ
8:45 نظم
9:00 تقریر بعنوان خلافت احمدیہ کے ذریعہ پیشوایان مذاہب کا احترام
محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے نومبائعین
9:45 نظم
10:00 معززین کے تاثرات
10:30 شکریہ احباب
10:45 تقسیم تمغہ جات
11:00 صدارتی خطاب ودعا
5:00 بجے سہ پہر **اختتامی خطاب حضور انور**

سانحہ ارتحال

مکرم ملک مبشر احمد صاحب ابن حضرت ملک غلام فرید صاحب مفسر قرآن انگریزی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ملک منصور احمد خان صاحب ٹاؤن شپ لاہور مورخہ 22/اپریل 2009ء کو دل کے شدید حملہ کی وجہ سے وفات پا گئے ان کی نماز جنازہ مورخہ 24/اپریل 2009ء کو بعد نماز جمعہ مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ ہانڈو گجر کے احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم شریف النفس، محنتی، نہایت دیانتدار، متقی، متوکل اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ان کی ملازمت کا بیشتر حصہ گورنمنٹ کے سیٹلمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں گزرا جہاں وہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ان کی اولاد میں ایک بیٹا مکرم نعمان صاحب لاہور اور دو بیٹیاں بیرون ملک ہوتی ہیں۔ جو جنازہ کے وقت پہنچ گئی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح میری ہمشیرہ محترمہ منصورہ صاحبہ کے اکلوتے بیٹے مکرم عامر ملک صاحب ایک موذی اور تکلیف دہ مرض میں مبتلا رہ کر مورخہ 12/اپریل 2009ء کو اوسلو ناروے میں وفات پا گئے۔ میت پاکستان لائی گئی اور مورخہ 14/اپریل کو نماز جنازہ کے بعد ماڈل ٹاؤن لاہور کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم تعلیم اور ملازمت کے سلسلہ میں اوسلو میں مقیم تھے مرحوم سعادت مند، نیک طبیعت، تابعدار، ملنسار اور خوش اخلاق تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ نیز ان کی کمزور اور بیمار ماں کے لئے بھی درخواست دعا ہے کہ خدا انہیں یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شرح چندہ الفضل بیرون ربوہ

(ڈاک خرچ شامل ہے)

سالانہ چندہ (روزنامہ) -/1800 روپے
ششماہی چندہ (روزنامہ) -/900 روپے
سہ ماہی چندہ (روزنامہ) 450 روپے
صرف خطبہ نمبر (سالانہ) -/400 روپے

شرح چندہ الفضل اندرون ربوہ

ربوہ میں چونکہ ڈاک خرچ نہیں ہوتا اس لئے ربوہ کے خریدار حضرات کے لئے شرح چندہ یہ ہے۔

سالانہ چندہ (روزنامہ) -/1600 روپے
ششماہی چندہ (روزنامہ) -/800 روپے
سہ ماہی چندہ (روزنامہ) -/400 روپے
صرف خطبہ نمبر (سالانہ) -/400 روپے

شرح چندہ بیرون پاکستان

(ڈاک خرچ شامل ہے)

براعظم ایشیاء، یورپ اور افریقہ کے لئے

روزانہ -/14300 روپے
ہفتہ وار پیکٹ -/8800 روپے
صرف خطبہ نمبر -/3000 روپے

براعظم امریکہ وآسٹریلیا اور پیسفک جزائر (فجی) کے لئے

روزانہ -/16500 روپے
ہفتہ وار پیکٹ -/10300 روپے
خطبہ نمبر -/3500 روپے

بنگلہ دیش کے لئے

روزانہ -/9200 روپے
ہفتہ وار پیکٹ -/5900 روپے
صرف خطبہ نمبر -/2100 روپے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

کل جماعتی کانفرنس نے سوات آپریشن کی حمایت کردی

وزیراعظم ہاؤس میں مالاکنڈ اور سوات کی صورتحال سے متعلق منعقد ہونے والی کل جماعتی کانفرنس نے فوجی آپریشن کی حمایت کردی ہے جبکہ امریکہ سے ڈورن حملے بند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانفرنس کے بعد وزیراطلاعات نے میڈیا کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں نے سوات آپریشن پر متفقہ قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سوات مالاکنڈ میں بغاوت کے خلاف قوم کو متحد کیا جائے۔

مٹہ کے 50 فیصد علاقے پر فورسز کا کنٹرول 33 جنگجو ہلاک 2 اہلکار جاں بحق

مالاکنڈ ڈویژن کے علاقوں سوات، بٹہ خیلہ اور بونیر سمیت مختلف جگہوں پر سیکیورٹی فورسز کی پیش قدمی جاری ہے آپریشن میں مزید 33 جنگجو ہلاک ہو گئے جبکہ 11 کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ کارروائی میں سیکیورٹی فورسز کے 2 اہلکار جاں بحق ہو گئے۔ سیکیورٹی فورسز نے مٹہ شہر کا 50 فیصد کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ مٹہ میں 18 جنگجو مارے گئے۔

حکومت نے تین ماہ میں پٹرولیم مصنوعات پر 74 ارب روپے منافع کمایا

قومی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو بتایا گیا ہے کہ حکومت جنوری 2009ء سے مارچ تک 3 ماہ میں پٹرولیم مصنوعات پر 7 4 ارب روپے منافع کما چکی ہے۔ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ایشو سے وزیراعظم کو آگاہ کردیا گیا ہے۔ حکومت اس معاملے میں اسی ہفتہ کے دوران فیصلہ کرے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20 مئی
طلوع فجر 4:39
طلوع آفتاب 6:06
زوال آفتاب 1:05
غروب آفتاب 8:03

نہ اکبری منڈی نہ سبزی منڈی' یہ تو ہے ہم سب کی
اپنی منڈی
coming soon

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

اے اللہ! ہر پاکستانی کو اپنا گھر عطا فرما (آمین)
JUBILEE
Proper Deals
جنرل ہسپتال لاہور سے صرف 4 کلومیٹر کی مسافت پر
بہترین رہائشی سکیم میں 3 اور 5 مرلہ کے پلاٹس دستیاب ہیں
سود سے پاک آسان ماہانہ اقساط
+92-300-4011182
jubileeproperdeals@apnimandi.net

اعلان داخلہ
IELTS سپوکن انگلش اور جرمن لینگویج میں داخلہ شروع ہے۔ تین ماہ میں انگلش بول چال میں مہارت حاصل کریں۔ بچوں کے لئے سپیشل کلاسز
ٹوئنکل سٹار اکیڈمی ناصر آباد ربوہ
0333-5298174
6211800-6211872

Formerly: AL-Rehman Graphiques Since 1989
JUBILEE PRESS
☆ سستے شادی کارڈز
☆ انڈسٹریل' تعلیمی اداروں ودفاتر سے متعلقہ اسٹیشنری' لیزر پرنٹر پیپر
☆ Envelopes Local and Imported بے شمار سائز
☆ کتب' رسائل وجرائد کی کمپوزنگ' ڈیزائننگ سے بائینڈنگ تک
پاکستان کے تمام شہروں و بیرون ملک ترسیل کی سہولت
+92-300-4011182, contact@jubileepress.net
www.jubileepress.net

FD-10

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238